متاثر کرنے کا کہ ہم نہ مانیں گے نہ ہم دیں گے۔ اور کم سے کم نوجوان یہ طے کر لیں کہ اپنے والدین سے کہہ دیں کہ اگر آپ کرتے ہیں تو ہمیں قبول نہیں۔ اور جب تک محفل نکاح میں ہم "قبلت" (قبول کیا) نہ کہیں نکاح ہی نہیں ہو سکتا۔ ہمیں قبول نہیں آپ چاہیں کریں ہم ایسے نکاح کو قبول نہیں کرتے۔

یہ وقت کا فتنہ ہے۔ ہمارے مدارس اصل میں اسی کو روکنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ جو ایسی عزیمت والے لوگ پیدا کریں۔ اور باقی کام چلانے والے کام چلاؤ آدمی تو سب درسگاہوں میں پیدا ہوں گے۔ یہ کام ہے کرنے کا وہ کام نہیں کہ چلے جا رہے ہیں باہر جامعات میں۔ اور وہاں پڑھ کر جاتے ہیں افریقہ، یورپ، امریکہ، یہ آپ کا معاشی مسئلہ ہے۔ یہ معاشی مسئلہ کا حل ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں وہاں کی محترم ترین جامعہ کا رکن ہوں۔ میں نے وہاں بھی کہا یہاں بھی کہا کہ میں کسی بات پر فخر نہیں کرتا۔ کہ میں علی گڑھ کا رکن ہوں۔ میں کشمیر کا رکن ہوں۔ لیکن اگر مجھے فخر کرنے کا حق ہے تو الحمد للہ یہ کہ میں شروع سے اس وقت بیس برس ہو گئے اس جامعہ کا رکن ہوں۔ تسلسل کے ساتھ الحمد للہ، سوائے شیخ عبداللہ بن باز کے کوئی ایسا نہیں ہے۔ کہ جو اس تسلسل کے ساتھ جامعہ کا رکن رہا ہو تو میں اس کا رکن ہوں۔ میں اپنے طلبہ سے صاف کہتا ہوں اور آج آپ سے اس طرح خطاب کر رہا ہوں جیسے ندوہ کے طلبہ سے خطاب کرتا ہوں اور دیوبند کے طلبہ سے خطاب کرتا ہوں۔ جامعہ رحمانی کے طلبہ سے خطاب کرتا ہوں صاف سن لیجئے۔ آپ کے کام کرنے کا میدان دین میں حالات کی رعایت رکھتا ہوں اگر کوئی اچھا کام کرتا ہے اور وہ اس پر مطمئن ہے تو میں اس پر تنقید نہیں کرتا۔ نہ تو نائیجیریا میں ہے اور نہ اریٹیریا میں ہے۔ نہ کہیں فلاں جگہ ہے وہ معاشی مسئلہ ہے اور پھر ایسا بھی دیکھا ہے کہ وہاں جانے کے بعد آدمی یہاں کے کام کا نہیں رہتا۔ وہ اونچے معیار زندگی کا ایسا عادی ہو جاتا ہے۔ دماغ اتنا اونچا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ کہاں یہاں دیہاتوں میں پھرے گا اور کہاں یہاں کا دال چاول کھائے گا۔

آپ سے یہ کہتا ہوں کہ خیر خواہی نے سے، کہ جہاد کا میدان ہندوستان ہے۔ مسلمانوں ہی سے نہیں۔ اپنے غیر مسلم بھائیوں سے بھی اس ملعون رسم کو چھڑائیے۔ تلک کی جو رسم ہے اس کو ہندوستان میں رہنے نہ دیجئے اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں کیسے کسی ایسی جگہ پر نازل ہو سکتی ہیں جہاں اتنا بڑا ظلم ہوتا ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے۔ (ادارہ)

گورنمنٹ آف پاکستان

آفس آف دی چیف کنٹرولر امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس ۔ اسلام آباد

امپورٹ ٹریڈ کنٹرول

C.C PAKISTAN I.&E.

پبلک نوٹس

سبجیکٹ امپورٹ انڈر ٹی سی پی / سُکاب کموڈٹی ایکسچینج
اریجمنٹ نمبر ۴ ، مورخہ ۲۵/ جنوری ۸۴ ۱۹ء

نمبر ۱/ (۸۴) امپورٹس I درآمد کنندگان (امپورٹرز) کو اطلاع دی جاتی ہے کہ امپورٹ پالیسی ۸۴ ۱۹ء کے مطابق ٹی سی پی / سُکاب کموڈٹی اریجمنٹ نمبر ۴ مورخہ ۲۵/ جنوری ۸۴ ۱۹ء کے تحت مندرجہ ذیل آئیٹمز کی درآمد کے لئے رقم موجود ہے۔

نمبر شمار	آئیٹمز	سیریل نمبر آف امپورٹ پالیسی آرڈر
۱۔	اینملڈ باتھ ٹبس	۸ عدد پارٹ بی آف امپورٹ پالیسی آرڈر ۱۹۸۴ء
۲۔	سینٹری ویئر	۱۵ عدد 〃 〃 〃 〃 〃
۳۔	فلوٹ گلاس	۱۶ عدد 〃 〃 〃 〃 〃
۴	آپٹیکل انسٹرومنٹس	۴۹۰ عدد۔ سیکشن IV انکشیور اے آف دی ہینڈ بک آن امپورٹ پروسیجر فار ۸۵ - ۱۹۸۴ء جاریکردہ سی سی آئی اینڈ ای

۲۔ درآمد کے خواہشمند امیدواروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر اینڈکس V آف دی ہینڈ بک آن امپورٹ پروسیجر اینڈ ریگولیشنز برائے ۸۵ - ۱۹۸۴ء (جو چیف کنٹرولر امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس نے جاری کیا ہے۔) کے مطابق اپنی درخواستیں ارسال کریں۔ یہ درخواستیں بنک کے پے آرڈر کے ساتھ جس میں لائسنس فیس بھی شامل ہو اور نامزد بنکوں کے لائسنسنگ کاؤنٹرز پر جمع کرائی گئی ہو، ۹/ ستمبر ۱۹۸۴ء سے پہلے پہلے ارسال کر دی جائیں۔

۳۔ اگر درخواستیں زیادہ رقم کی ہوئیں یا اگر جتنی رقم کے لئے درخواست دی گئی وہ حاضر رقم سے زیادہ ہوئی تو چیف کنٹرولر امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس لائسنسنگ کی بنیاد پر مناسب فیصلہ کرنے کا پورا پورا مجاز ہے۔

سعید اے زیدی ، ڈپٹی کنٹرولر
برائے چیف کنٹرولر امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس

فائل نمبر ۱ (۲۲)/ ۸۴ - پی آر

PID (I) ۵۴۱/۱۲ C

خطبہ :۔ شیخ علی عبد الرحمان الحذیفی امام مسجد نبوی مدینہ

ترجمہ :۔ مولانا علاؤالدین ندوی۔

اسلام میں خواتین کی تعلیم و تربیت اور پردہ کی اہمیت

شیخ علی عبدالرحمان الحذیفی امام مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ایک بصیرت افروز خطبہ مستورات کی تعلیم و تربیت اور پردے کے سلسلہ میں دیا۔ پاکستان میں اس وقت جس بڑے پیمانے پر مستورات کی بے پردگی اور ان کا مردوں سے بے محابانہ اختلاط ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ جن برائیوں اور خرابیوں کا شکار ہے۔ اس کے پیش نظر خطبہ مذکورہ مولانا شیخ محمد فاضل عثمانی صاحب مہاجر مکّی نے مدینہ منورہ سے منگوا کر مولانا علاؤالدین ندوی سے اس کا اردو میں ترجمہ کرایا۔ اور مجھے حکم دیا کہ آپ کو روانہ کر کے آپ سے درخواست کروں کہ اپنے ماہنامہ میں شائع کر کے ماجور من اللہ ہوں۔

اب اس وقت جب کہ سربراہ مملکت جنرل محمد ضیا الحق صاحب حفظ اللہ تعالیٰ مستورات کے حقوق اور ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ خدارا اس کی روشنی میں ہی مستورات کے حقوق اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ورنہ احکام قرآن و حدیث کا خلاف کر کے مسلم قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی

حمد و صلاۃ کے بعد :۔

اسلام کے نیر تاباں سے ظلم و جہالت کی تاریکیاں کافور ہوئیں۔ اور اندھیروں کے بادل چھٹے، قرآن کے عدل و انصاف سے باطل کے پرچم سرنگوں ہوئے۔ اسلامی شریعت و قوانین سے حقوق و محارم کی پاسداری ہوئی۔ مظلوموں اور بیکسوں کو عدل و انصاف کا پروانہ ملا۔ خصوصاً وہ عورت جو ظلم و جہالت کے دو پاٹوں میں پس رہی تھی اسلام نے اسے ہلاکت و پستی کے دلدل سے نکال کر رفعت و بلندیوں سے آشنا کیا۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل ۹۷)

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو (دنیا میں) بالطف زندگی دیں گے اور آخرت میں اس کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے۔

عورت اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند ہوکر ۱۳ سو سال تک نعمتوں کے گہوارے میں پلتی رہی اس کی آنکھیں خیر وصلاح، پاکیزگی وطہارت اور عفت وعصمت سے جلا پاتی رہی۔ مسلمان عورت ایک زمانے تک اصلاح وصلاح کا ذریعہ اور نئی نسلوں کی مربیہ بنتی رہی۔ اگر ہم غیر اسلامی معاشرے میں بسنے والی عورتوں کا تقابلی جائزہ لیں تو دین ودنیا میں مسلمان عورتوں کی فضل وبرتری عیاں وبیاں نظر آئے گی۔ صنفِ نازک اپنی ان اوصاف وخصوصیات کے زیور سے آراستہ رہیں۔ یہاں تک کہ مشرق ومغرب میں شیطان کے بگل بجنے لگے۔ اور اس کے پیروؤں نے مسلمان عورت کو فریب کاریوں میں مبتلا کرنے کی ٹھان لی۔ اور اسے اس کے اسلامی قلعہ سے باہر نکال کر برسرِ بازار رسوا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسے شمعِ محفل بنا کر بھیڑئیے نما انسانوں کے لئے لقمۂ تر بنایا۔ اس مقصد کے لئے کتابیں تالیف ہوئیں۔ مقالات پر مقالات لکھے گئے۔ اور مختلف ادارے قائم ہوئے۔ ان کا صرف ایک آوازہ تھا کہ "پردے کی بندش کو پاش پاش کر دو۔ عورت کو اس کی چہار دیواری سے باہر لا کھڑا کر دو۔ پھر اسے آزاد چھوڑ دو۔ اس کی مرضی میں جو آئے کرے۔"

خواہشات کے ان غلاموں کی مرضی پوری ہوتی گئی۔ انہوں نے مسلمان عورتوں کو دھیرے دھیرے ورغلانا شروع کیا۔ انہیں مکر وفریب کے خوبصورت جال میں پھانسا گیا۔ عورت نے پہلے تو اپنے لب ورخسار اور زلف وکاکل کی نمائش کی۔ پھر اپنی کلائیوں اور بازوؤں کو واشگاف کیا۔ پھر اپنی پنڈلیوں اور رانوں کو عریاں کیا۔ پھر اپنے سینے کی دلکشی کی طرف دعوتِ نظارہ دی۔ یہی نہیں بلکہ مردوں کے دوش بدوش چلی۔ اور خلوت وجلوت ہر گام پہ اختلاط کی گرم بازاری ہوئی۔ کرامت وشرافت کی قبائیں تار تار ہوئیں یا خدایا......

پھر نہ پوچھئے کہ اسلامی معاشرہ کن انارکیوں کا گہوارہ بنا۔ اسے کن کن آفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ فسق وفجور کا کیسا دور دورہ ہوا۔ خاندانوں اور گھروں میں کہاں کہاں خرابیاں گھر کر گئیں۔ اور اخلاقی قدریں انحراف وانارکی کے کس ڈگر پہ چل پڑیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الروم ۴)

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے تاکہ وہ باز آ جائیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ عریانی اور بے حیائی، بے پردگی اور بے غیرتی اور اختلاط و یکجائی کی صدا بلند کرنے والوں کے پیچھے کیا روح کارفرما ہے؟ وہ دراصل آزادی اور بے پردگی کے نام پر اپنے سفلی جذبات کی تسکین چاہتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۔ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا (النساء ۲)	اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے حال پر توجہ فرمانا منظور ہے اور جو لوگ جو کہ شہوت پرست ہیں وہ یوں چاہتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑ جاؤ۔

اگر ہم مسلمانوں کے اس افسوسناک صورتِ حال اور ان کے موجودہ ابتلاء و آزمائش سے ماقبل کے احوال اور بعد کی فتنہ سامانیاں و آوارہ گردیاں جن کا وہ شکار ہوئے کا موازنہ دینی و دنیاوی نفع و نقصان کے ترازو سے کریں تو دنیاوی خسارہ واضح نظر آئے گا۔ میں یہاں صرف دینی نفع و نقصان کا نام نہیں لوں گا کیونکہ دینی نقصان اور گھاٹا تو اظہر من الشمس ہے۔ یہ زبردست نقصان ہے جو مسلمانوں کے سروں پر آفت بن کر گرا یہی نہیں بلکہ بے پردگی اور بے حیائی کی ماری سولہ سنگار سے لدی، اور اختلاط کی شکار عورت زنا جیسے جرائم کا سبب بنتی ہے۔ اور زنا و سود کاری وہ امراض ہیں کہ جب کسی شہر و بستی میں ان کا دور دورہ ہو جاتا ہے تو پھر عذابِ خداوندی بھی وہ گھر جاتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے:۔

ولا فشی الزّنا فی قوم قط الا کثر فیہم الموت	جب بھی کسی قوم میں زنا کا دور دورہ ہوا تو اس میں موت کی زیادتی ہو گئی (ترمذی باب الفتن)

مسلمانو! یہ ایک حقیقت ہے کہ عورت کو اپنے گھر کی زینت بن کر رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (الاحزاب ۳۳)	تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق مت پھرو۔

اسی میں عورت کی حفاظت ہے۔ اسی میں فتنوں سے امن و امان ہے۔ اسی میں شیطانی دسیسہ کاریوں سے نجات ہے۔ عورت اگر اپنے گھر کی زینت بن کر رہے تو وہ اپنے معبود سے قریب ہے جیسا کہ امام طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

المرأة عورة ۔ وانها اذا خرجت من بیتها استشرفها الشیطانہ ۔ وانها اقرب الی اللہ منها فی قصر بیتها ۔	عورت کی ذات قابلِ ستر و پوشیدگی ہے اور جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان فخر محسوس کرتا ہے وہ خدا سے قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے قلعہ میں محفوظ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اس کی نماز کو جو وہ گھر میں ادا کرتی ہے مسجد میں ادا کرنے سے افضل ہے جیسا کہ ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتھن خیر لھن .

اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے مت روکو اور ان کو ان کے لئے ان کے گھروں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

عورت جس وقت بن سنور کر نکلتی ہے تو وہ مردوں کے لئے فتنوں اور آفتوں کا سامان کرتی ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا :-

ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء

میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر زیادہ ضرر رساں سامانِ فتنہ نہیں چھوڑا۔

نیز ایک دوسری حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :-

لو علم رسول اللہ ما احدث النساء بعدہ لمنعھن من المسجد

اگر رسول اللہ کو علم ہو جاتا کہ آپ کے بعد عورتوں نے کیا کچھ کیا تو وہ انہیں مسجدوں سے ضرور روک دیتے۔

نیز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ عورت کے لئے سب سے بہتر شے کیا ہے تو آپ نے فرمایا :-

ان لا تری الرجال ولا یروھا

وہ نہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد انہیں دیکھیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو مندرجہ ذیل آداب سکھائے۔ فرمایا

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (النور ۳۱)

اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اس (مواقع زینت) میں سے (غالبًا) کھلا رہتا ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں حرج ہے) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھا کریں۔ اور اپنی زینت (کے مواقع مذکورہ) کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر اپنے شوہروں پر، یا اپنے (محارم پر یعنی) باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی و علاتی یا اخیافی) بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی حقیقی و علاتی

یا اخیافی) بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا
اپنی لونڈیوں پر یا ان مردوں پر جو طفیلی (کے طور
پر رہتے) ہوں۔ اور ان کو ذرا توجہ نہ ہو۔ یا ایسے لڑکوں
پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ناواقف ہیں

(مراد غیر راہق ہیں)

یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو پردے کا حکم دیا گیا اور چہرے کا پردہ بھی شامل کیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتوں کا اللہ بھلا کرے جب مندرجہ بالا آیت کا نزول ہوا اور ان تک پہنچیں۔ تو انہوں نے اپنی چادروں کے دو ٹکڑے کئے۔ اور دوپٹہ بنا لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح حاضر ہونے لگیں گویا سیاہ لبادہ ہو۔

حضرات! اسلام نام ہے ایسے مذہب کا جو طہارت و پاکیزگی کا نمونہ پیش کرتا ہے جو ضمائر و قلوب سے شرک کی آلائشوں کو پاک کرتا ہے۔ جو برے اور گندے خیالات و تصورات کا قلع قمع کرتا ہے۔ جو معاشرے سے غلط عادات واطوار کی بیخ کنی کرتا ہے۔ جو پوری دنیا سے شر و فساد اور ظلم کا خاتمہ چاہتا ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات نہ تو بیڑیوں کا نام ہے نہ ہی ناقابل برداشت ذمہ داریوں کا جو نفس کے لیے بار گراں بن جائیں۔ نہ تو وہ ایسی بندشوں اور پابندیوں کا نام ہے۔ جو عروج و اقبال کا راستہ روکیں۔ وہ نظافت و پاکیزگی۔ ترقی و اقبال مندی اور صلاح و تقویٰ کا نام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ	اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ
وَلٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ	کو یہ منظور ہے کہ تمہیں پاک صاف رکھیں اور یہ کہ تم پر
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (المائدہ ۶)	انعام تام فرما دیں۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔

اگر آپ ان پاک باز پاک طینت مسلم خواتین جو واقعی اسلام سے وابستہ ہیں اور کافر عورتوں کا تقابلی مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ مسلم خواتین دوسری عورتوں سے مقابلہ میں بدرجہا بہتر ہیں خصوصیت سے ہمارا اپنا ملک سعودی عرب ان سب ہی پر فائق ہے جہاں مثلاً زنا دریں بعض ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ پردہ کی سختی سے پابندی اور غیر محرم مرد و زن کے عدم اختلاط سے اس طرح کے واقعات کی حیثیت نادر مثال کی سی ہے۔

اسلام مسلم عورت کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ وہ علوم شرعیہ سے واقف ہوں۔ تاکہ معرفت و قربت خداوندی کا ذریعہ بنیں۔ نیز اس نے ہر طرح کے ہنر، پیشہ اور دست کاریوں کا سیکھنا مباح قرار دیا۔ جن سے وہ اپنے گھر کی

خدمت کرسکتی ہوں۔ یا جن کی ضرورت معاشرہ کو پڑ سکتی ہو۔ بشرطیکہ یہ چیزیں بے پردگی اور اخلاقی انارکی کا راستہ نہ دکھائیں۔ اختلاط کے دروازے نہ کھولیں۔ اور اجنبی مردوں سے خلاملا نہ ہونے پائے۔ کیونکہ یہ مسلّم قاعدہ کلیہ ہے کہ "حصول مصالح سے پہلے برائیوں کا قلع قمع ہو جائے"۔

پھر ایک مسلمان شخص اس بات کا پابند ہے کہ اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اپنی دنیا کو نظر انداز کردے۔ یا اسے بھینٹ چڑھا دے۔ لیکن اپنے دین کو دنیا کمانے کے لئے قربان نہ کرے۔ اگر مسلمانوں نے دین بیچ کر دنیاوی عزو شرف حاصل کرلیا تو دنیا و آخرت دونوں ہاتھ سے گئے۔ لیکن اگر دین کی حفاظت کرلی تو دنیا و آخرت دونوں کی حفاظت ہوگئی (کیونکہ آخرت (دین) کی مثال پرندکی سی ہے اور دنیا کے سائے کی سی جس طرح کوئی پرندکو پکڑنا چاہے اور بجائے پرند کو پکڑنے کے سائے کو پکڑنے لگے۔ تو نہ پرند ہاتھ آئے گا اور نہ سایہ۔ اسی طرح دین کو اختیار کرلینے سے ان شاء اللہ دنیا سے بھی محرومی نہ ہوگی۔ قرآن و حدیث ایسی مثالوں سے بھرے پڑے ہیں) لہذا اسلامی معاشرے کو اس حقیقت کی طرف دھیان دینا چاہئے اور زندگی کے چھوٹے بڑے تمام معاملات میں اسلامی احکام کی پابندی کرنی چاہئے۔ خصوصاً عورت کے مسئلہ پر جو بڑا ہی نازک اور اہم مسئلہ ہے۔ اسی طرح سے عورت کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف بھرپور دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ جسے اپنی گھریلو اور خاندانی زندگی میں برت سکے۔ اور صحبت یارانہ کے پُرفریب لغزشوں سے اپنے کو دور رکھ کر بے پردگی کے وحشت ناک گڑھے میں گرنے سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دینے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

وَتُوبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور ۳۱)

اور مسلمانو (تم سے ان احکام میں جو کوتاہی ہوگئی ہو تو) تم اب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

کسی بھی مسلمان کے لئے اس کے دین و مذہب کے بعد عزت و ناموس سے بڑھ کر کوئی قیمتی متاع نہیں ہوسکتی اس کی عزت جان و مال ہر چیز پر مقدم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فساق و فجار کو عزت و ناموس کی خاطر جان دینے والے عفیفت و پاکباز مسلمانوں کی روش ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فَاسِقُوْنَ (المائدہ ۵۹)

آپ کہئے اے اہل کتاب تم ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر لوگ ایمان سے خارج ہیں۔

نیز قوم لوط کے بارے میں فرمایا:۔

اَخْرِجُوْا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ

لوط کے لوگوں کو تم اپنی بستی سے نکال دو (کیونکہ) یہ